



قرآن و حدیث کے انمول خزانے

اور

ایمان پر خاتمہ کے لیے سات مدلّل نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

قرآن وحدیث کے انمول خزانے

اور

ایمان پر خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

نام کتاب : قرآن وحدیث کے انمول خزانے

مصنّف : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۲؍رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۲؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل

زیرِ اہتمام : شعبۂ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین ومحبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
(نبیرہ و خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)
ناظم شعبۂ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

خزائن القرآن

خزائن الحدیث

استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

خزائنِ قرآن

خزانہ نمبر ۱: مخلوق کے ہر شر سے حفاظت کا عمل

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ ابن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے نکلے۔ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہہ''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا کہوں؟'' فرمایا: ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کر، یہ تجھے ہر چیز کے لیے کافی ہو جائے گی۔''[1]

ف: مُلّا علی قاری ''مرقاۃ'' میں لکھتے ہیں کہ علامہ طیبی رحمہ اللہ نے فرمایا: تَكۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ کی تشریح میں اَیۡ تَكۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَرٍّ اَوۡ مِنۡ كُلِّ وِرۡدٍ[2] یعنی یہ تینوں سورتیں ہر شر سے حفاظت کے لیے کافی ہیں، یا ان کا پڑھنے والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا وِرد ہی اسے بے نیاز کر دے گا اور ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

آج مسلمان پریشان ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دُشمن نے جادو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوا دی ہے، گاہک نہیں آتے۔ ہر کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جس میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے تو ہر بلا اور مصیبت سے ان شاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

خزانہ نمبر ۲: سورۂ حشر کی آخری تین آیات

ترجمۂ حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

---

۱ جامع الترمذی: ۱۹۸/۲، باب فی دعاء النبی وتعوذه فی دبر کل صلٰوۃ، ایچ ایم سعید، سنن ابی داؤد: ۳۳۷/۲، باب ما یقول اذا اصبح، ایچ ایم سعید

۲ مرقاۃ المفاتیح: ۵۵/۵، کتاب فضائل القرآن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ذکرہ بلفظ تدفع عنك كل سوءٍ، وذکر هذا اللفظ بین سطور / مشکوۃ المصابیح: ۱۸۸/۱، المکتبۃ القدیمیۃ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح وشام تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر ہزار فرشتے مقرر کردیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آگئی تو شہید مرے گا، اور جو شام کو پڑھے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا یعنی ستّر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا۔[۳]

سورۂ حشر کی آخری تین آیات یہ ہیں:

پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تین مرتبہ پڑھے، پھر یہ آیات ایک مرتبہ پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ، هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ[۴]

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح ستّر ہزار فرشتوں کو اپنے لیے استغفار مانگنے کی ڈیوٹی پر لگا کر پھر ناشتہ کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا اسماء حسنیٰ کے معانی از بیان القرآن

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ: وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہری چیزوں کا۔

اَلْمَلِكُ: یعنی صاحبِ ملک۔

اَلْقُدُّوْسُ: جس کا ماضی عیب سے پاک ہو۔

اَلسَّلَامُ: جس کے مستقبل میں عیب لگنے کا احتمال نہ ہو۔

کذا فی الکبیر اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ

۳؎ جامع الترمذی:۲/۱۲۰، باب من ابواب کتاب فضائل القرآن، ایچ ایم سعید

۴؎ الحشر: ۲۲-۲۴

اَلسَّلَامُ هُوَ الَّذِیْ یُسَلِّمُ اَوْلِیَائَهٗ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ فَیَسْلَمُوْنَ مِنْ کُلِّ مُخَوِّفٍ۔ اَلسَّلَامُ وہ ذات ہے جو خود بھی سلامت رہے اور اپنے دوستوں کو بھی سلامت رکھے ہر آفت سے۔ پس اس کے اولیاء سلامت رہتے ہیں ہر دھمکی دینے والے سے۔

اَلْمُؤْمِنُ کے معنیٰ ہیں امن دینے والا ہر بلا سے۔

اَلْمُهَیْمِنُ: نگہبانی کرنے والا۔ یعنی کوئی آفت نہیں آنے دیتا اور آئی ہوئی کو بھی دور کر دیتا ہے۔

اَلْعَزِیْزُ: یعنی زبردست طاقت والا۔

اَلْجَبَّارُ: هُوَ الَّذِیْ یُصْلِحُ اَحْوَالَ خَلْقِهٖ بِقُدْرَتِهِ الْقَاهِرَةِ۔

یعنی جبار وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے بگڑے ہوئے احوال کو اپنی قدرتِ غالبہ سے درست فرمادے۔

اَلْمُتَکَبِّرُ: یعنی بڑی عظمت والا ہے۔ (لَیْسَ فِیْهِ التَّکَلُّفُ بَلِ النِّسْبَةُ اِلَی الْمَاخَذِ)

اَلْخَالِقُ: پیدا کرنے والا یعنی معدوم سے موجود کرنے والا۔

اَلْبَارِئُ: تناسب اعضا سے پیدا کرنے والا۔ یعنی ٹھیک بنانے والا حکمت کے موافق۔

اَلْمُصَوِّرُ: صورت بنانے والا۔ وَفِی الرُّوْحِ الْمُمَیِّزُبَیْنَ خَلْقِهٖ بِالْاَشْکَالِ الْمُخْتَلِفَةِ[۵] اپنی مخلوق میں اختلافِ صورت سے فرق کرنے والا۔

خزانہ نمبر ۳: حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ[۶]

ترجمہ: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، اُس پر میں نے بھروسہ کرلیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

۵۔ روح المعانی: ۲۸/۲۶، الحشر (۲۳)، داراحیاء التراث، بیروت

۶۔ التوبۃ: ۱۲۹

ترجمۂ حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح وشام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دُنیا و آخرت کے ہر غم کے لیے کافی ہو جائیں گے۔[ے]

علمی لطیفہ

اس چھوٹی سی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کے ہموم کے لیے کیوں کافی ہو جاتے ہیں؟ فرماتے ہیں: وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وہ رب ہے عرشِ عظیم کا۔ اور عرشِ عظیم مرکزِ نظامِ کائنات ہے جہاں سے دونوں جہاں کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔

پس جب بندے نے اپنا رابطہ ربِّ عرشِ عظیم سے قائم کر لیا تو مرکزِ نظامِ کائنات کے رب کی پناہ میں آ گیا۔ پھر غموم وہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔

کما قال العارف الہندی خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ ؎

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اِک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اور ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص صبح کو سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ...الخ تک پڑھ لے گا نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت اور نہ وہ ڈوبے گا۔

عجیب واقعہ

حضرت محمد ابنِ کعب سے روایت ہے کہ ایک سَریّہ رُوم کی طرف روانہ ہوا۔ ان میں سے ایک شخص گر گیا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کو اُٹھا کر لے جائیں۔ انہوں نے اس کا گھوڑا اس کے پاس باندھا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ ایک مردِ غیبی آیا اور پوچھا

ے سنن ابی داؤد: ۴/۳۸۲ (۵۰۸۳) باب ما یقول اذا اصبح، دار الکتاب العربی، بیروت

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اس مردِ غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو **فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ... الخ** پس اُنہوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں سے جا ملے۔[٨]

معمول علامہ آلوسی

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت **حَسۡبِیَ اللّٰہُ... الخ** اس فقیر کے برسوں سے معمولات میں ہے۔ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخشیں اور حق تعالیٰ شانہٗ خیر الموفقین ہیں۔

فائدہ: اس وِرد کے بعد دعا کرلے کہ اے اللہ تعالیٰ! بہ برکتِ بشارتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس آیتِ کریمہ کے وِرد کے وسیلہ سے ہماری دنیا اور آخرت کی تمام فکروں کے لیے آپ کافی ہو جائیے۔

❖❖❖❖

اشکوں کی بُلندی

خُداوندا مجھے توفیق دے دے
فِدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بُلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

اختؔر

٨؎ روح المعانی: ۱۱/۵۳، التوبة (۱۲۹)، دار احیاء التراث، بیروت

خزائن احادیث

خزانہ نمبر ۱: ایسی جامع دعا جس میں ۲۳ سالہ ادعیۂ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم موجود ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ[۹]

ترجمۂ حدیث: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں لیکن ہم لوگوں کو ان میں سے چند کے علاوہ کچھ بھی یاد نہ رہیں۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں مانگیں لیکن ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم سب کو ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو۔ تم یوں کہا کرو کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس تمام خیر کا جس کا سوال کیا آپ سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس تمام شر سے جس سے پناہ چاہی آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور استعانت کے قابل صرف آپ ہی کی ذات ہے اور ہماری فریاد کو پہنچنا آپ پر احساناً واجب ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔

خزانہ نمبر ۲: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمۂ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسولِ خدا صلی اللہ

---

۹ سنن ابی داؤد: ۲۱۶/۱، باب فی الاستعاذۃ، ایچ ایم سعید

علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کثرت سے پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانے سے ہے۔[۱۰] اور حضرت مکحول رحمہ اللہ جو جلیل القدر تابعی ہیں، سوڈان کے رہنے والے تھے اور شام میں مفتی تھے۔ موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے پڑھا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَامَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ اس سے ستّر تکلیفوں کو دور کر دیں گے، جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے۔

لَامَنْجَا اَیْ لَامَهْرَبَ وَلَامَخْلَصَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی کوئی جائے فرار اور جائے پناہ نہیں ہے۔ مِنَ اللّٰہِ اللہ کے غضب اور عذاب سے اِلَّا اِلَیْہِ اَیْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رِضَائِہٖ وَرَحْمَتِہٖ سوائے اس کی رضا ور حمت کی طرف رجوع کرنے کے۔[۱۱]

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۹ پر لکھا ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ لَامَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ بھی ثابت ہے نسائی کی حدیثِ مرفوع سے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے چار فوائد

فائدہ ۱: یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے اور جنت کی چھت عرشِ الٰہی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اعمالِ صالحہ کے اختیار کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے۔ اس معنیٰ میں یہ جنت کا خزانہ ہے۔

فائدہ ۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے (دنیوی واُخروی) بیماریوں کی دوا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ بیماری غم ہے (چاہے دنیا کا ہو یا آخرت کا)

فائدہ ۳: جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرماں بردار ہو گیا اور سرکشی چھوڑ دی۔

ترجمۂ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے۔ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ جب بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (حافظ ابنِ حجر

[۱۰] جامع الترمذی:۲/۲۰۰، باب من ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید
[۱۱] مرقاۃ المفاتیح:۵/۲۲۹، ثواب التسبیح والتحمید، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ سے فرماتے ہیں)اَسْلَمَ عَبْدِیْ(اَیْ اِنْقَادَ وَ تَرَكَ الْعِنَادَ) یعنی میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی کو چھوڑ دیا۔وَاسْتَسْلَمَ(اَیْ فَوَّضَ عَبْدِیْ اُمُوْرَ الْكَائِنَاتِ اِلَى اللّٰهِ بِاَسْرِهَا)یعنی میرے بندے نے دونوں جہاں کے تمام غموں کو میرے سپرد کردیا۔[۱۲]

یہ نعمت کیا کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ عرش پر فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر فرماتے ہیں۔

فائدہ ۴: پیغامِ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنامِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانام۔ یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ معراج میں ارشاد فرمایا تھا:

ترجمۂ حدیث: شبِ معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا، آپ نے فرمایا: اے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی اُمت کو حکم فرماویں کہ وہ جنت کے باغوں کو بڑھالیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سے۔[۱۳]

اس کے پڑھنے سے وصیتِ ابراہیمی پر عمل کی سعادت بھی نصیب ہوگی اور اس کی برکت سے جنت کے باغوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا مفہوم، الفاظِ نبوت کی تشریح الفاظِ نبوت سے

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: جانتے ہو اس کی کیا تفسیر ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَاحَوْلَ عَنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے۔[۱۴]

---

[۱۲] فتح الباری: ۱۱/۵۰۱، باب لاحول ولا قوۃ الا باللہ، دار المعرفۃ، بیروت

[۱۳] مرقاۃ المفاتیح: ۵/۲۱۶ (۲۳۰۳)، باب ثواب التسبیح والتحمید، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[۱۴] مرقاۃ المفاتیح: ۵/۲۱۵، باب التسبیح والتحمید، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ الفاظِ نبوت کی تشریح الفاظِ نبوت سے ہوئی ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کے الفاظ بھی سرکاری اور اس کی شرح بھی سرکاری کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، اور ما تفسیرھا سے معلوم ہوا کہ حدیث کی شرح کو تفسیر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

احقر محمد اختر عرض کرتا ہے کہ لَاحَوْلَ الخ کا مفہوم اور حاصل اس آیت سے ربط اور تعلق رکھتا ہے بلکہ اس آیت سے مقتبس معلوم ہوتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ [۱۵] حضرت آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ یہ ما ظرفیہ زمانیہ مصدریہ ہے اور اس کی تفسیر اس طرح فرمائی نفس کثیر الامر بالسوء ہے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اَیْ فِیْ وَقْتِ رَحْمَۃِ رَبِّیْ وَعِصْمَتِہٖ یعنی نفس بُرائی سے اسی وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک وہ سایۂ رحمتِ حق اور سایۂ حفاظتِ حق میں رہے گا۔

مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

خزانہ نمبر ۳: دوامِ عافیت وبقائے نعمت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ
وَفُجَائَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ [۱۶]

ترجمۂ حدیث: حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زوال اور عافیت کے چھن جانے سے اور اچانک مصیبت کے آجانے سے اور آپ کی ہر ناراضگی سے۔

زوال اور تحوّل کا فرق

زوال کہتے ہیں کسی شے کے باقی نہ رہنے کو بغیر کسی بدل کے۔ جیسے کسی کا مال گم

۱۵؎ یوسف:۵۳

۱۶؎ صحیح مسلم:۳۵۲/۲، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء، ایچ ایم سعید

ہو جائے مگر اس کے ساتھ کوئی دوسری بلا و مصیبت نہ آئے تو اس کو نعمتِ مال کا زوال کہیں گے۔ اور تحوّل کہتے ہیں کہ نعمت بھی زائل ہو جائے اور ساتھ میں کوئی بلا و مصیبت بھی لگ جائے۔ حدیث پاک میں دونوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔

مرقاۃ میں اس کی شرح اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ (بِدُوْنِ بَدَلٍ) وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ (اَیْ تَبَدُّلِ عَافِيَتِكَ بِالْبَلَاءِ)[۱۷]

خزانہ نمبر ۴: ادائے قرض اور رنج و غم سے نجات دلانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ[۱۸]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں ہمّ سے اور حزن (رنج و غم) سے اور پناہ چاہتا ہوں عجز اور کسل سے اور پناہ چاہتا ہوں بخل اور بزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں کثرتِ قرض سے اور لوگوں کے غلبہ پالینے سے۔“

ترجمۂ حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے گھیر لیا ہے غموں نے اور قرضوں نے یعنی کثرتِ قرض کی وجہ سے ادائیگی کی فکر سے پریشان ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتادوں کہ جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دور کردے اور تیرے قرض کو ادا کرادے۔ عرض کیا کہ کیوں نہیں یعنی ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح و شام یوں دعا مانگا کرو۔ (جو مع ترجمہ کے اوپر گزر چکی ہے)

ہمّ اور حُزن کے معنیٰ

”ہمّ“ اس غم کو کہتے ہیں جو انسان کو پگھلا دے، پس وہ حزن سے اشد ہے اور حزن اتنا

[۱۷] مرقاۃ المفاتیح: ۳۷۱/۵، باب فی الاستعاذۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
[۱۸] سنن ابی داؤد: ۲۱۶/۱، باب فی الاستعاذۃ، ایچ ایم سعید

اشد نہیں ہوتا۔[۱۹]

عَجز اور کسَل کے معنیٰ

عبادت پر قدرت نہ ہونا عجز ہے اور استطاعت کے باوجود عبادت میں سستی و گرانی ہونا یہ کَسل کہلاتا ہے۔(مرقاۃ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجز اور کسل دونوں سے پناہ مانگی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں نے اس پر عمل کیا یعنی صبح وشام یہ دعا مانگنی شروع کردی، پس اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور کردیا اور میرے قرض کو ادا کردیا۔

خزانہ نمبر۵: دُعا برائے حفاظتِ دین وجان واولاد اور اہل وعیال ومال

بِسۡمِ اللهِ عَلٰى دِيۡنِىۡ وَنَفۡسِىۡ وَوَلَدِىۡ وَاَهۡلِىۡ وَمَالِىۡ[۲۰]

ترجمہ: اللہ کے نام کی برکت ہو میرے دین اور جان پر میری اولاد اور اہل وعیال اور مال پر۔

خزانہ نمبر۶: شرکِ خفی سے نجات دلانے والی دُعا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”شرک میری اُمّت میں کالے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔“

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیوں کہ وہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ خفیف ہے یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہیں آئے گی، اس سے زیادہ خفیہ طریقے سے شرک قلب میں داخل ہوجاتا ہے اور اس سے بہت کم بچ پاتے ہیں اقویا یعنی خواص اُمت بھی، پس ضعیف الایمان

---

۱۹ مرقاۃ المفاتیح:۵/۲۱۷،باب الدعوات فی الصفات،المکتبۃ الامدادیۃ

۲۰ کنزالعمال:۲/۶۳۶(۴۹۵۸)،فصل فی الادعیۃ المؤقتۃ،مؤسسۃ الرسالۃ

لوگوں کا کیا حال ہو گا۔

یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور عرض کیا: فَكَيْفَ النَّجَاةُ وَالْمَخْرَجُ مِنْ ذَالِكَ اس سے نجات اور نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتلادوں کہ جب تو اسے پڑھ لے تو بَرِئْتَ مِنْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَصَغِيْرِهٖ وَكَبِيْرِهٖ۔ تو قلیل شرک سے اور کثیر شرک سے اور چھوٹے شرک اور بڑے شرک سے نجات پا جائے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور بتایئے اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ[21]

(تین بار)

ترجمۂ دعا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ شریک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس کی کہ میں نہ جانتا ہوں۔

فائدہ: اس دُعا کو معمول بنانے والوں کے لیے شرک سے نجات کی ضمانت ہے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہونے کی بشارت ہے۔

خزانہ نمبر ۷: جس کے پڑھنے سے آسمانی اور زمینی تمام بلاؤں سے حفاظت رہتی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ[22]

ترجمہ: اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ترجمۂ حدیث: حضرت اَبان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے

[21] کنز العمال: ۵۱۶/۳ (۸۸۴۷)، باب فی الاخلاق المذمومة، مؤسسة الرسالة

[22] جامع الترمذی: ۱۷۶/۲، باب ماجاء فی الدعا اذا اصبح واذا امسٰی، ایچ ایم سعید

اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح اور شام تین تین بار **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ** پڑھ لے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نوٹ: مناجاتِ مقبول کی ایک منزل اگر ہر روز پڑھ لی جائے تو سات دن میں اکثر ادعیۂ قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ کی وِرد ہو جائیں گی۔

خزانہ نمبر ۸: دُعا ہر پریشانی اور بے چینی کو دفع کرنے کے لیے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

ترجمۂ حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کرب یعنی بے چینی اور پریشانی ہوتی تھی تو آپ **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ**[۲۳] پڑھا کرتے تھے۔ یعنی اے زندہ حقیقی! اے سنبھالنے والے! آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

حلِ لغات و تشریح: **یَا حَیُّ: اَیْ اَزَلًا اَبَدًا وَّحَیَاۃُ کُلِّ شَیْءٍ بِهٖ مُؤَبَّدًا**۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اور ہر شے کی حیات حق تعالیٰ ہی کی اس صفتِ حیات سے قائم ہے۔

یَا قَیُّوْمُ: اَیْ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ وَیُقَوِّمُ غَیْرَهٗ بِقُدْرَتِهٖ یعنی حق تعالیٰ اپنی ذات سے قائم ہیں اور تمام کائنات کو اپنی قدرتِ کاملہ سے قائم رکھتے ہیں۔[۲۴]

خزانہ نمبر ۹: سوءِ قضاء اور جہد البلاء سے حفاظت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمۂ حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! پناہ مانگو سخت ابتلاء سے اور

۲۳؎ کنز العمال: ۶۵۹/۲ (۵۰۰۲)، باب فی الدعاء، مؤسسة الرسالة

۲۴؎ مرقاة المفاتیح: ۱۷۰۲/۴، باب الدعوات المتفرقة فی الاوقات، دار الفکر بیروت

بد بختی کے پکڑ لینے سے اور ہر وہ قضا جو تمہارے لیے مضر ہو اور دُشمنوں کے طعن و تشنیع سے۔ پس طریقۂ دعا یہ ہو گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

حلِ لغات: جَھْدِ الْبَلَاء وہ بلا ہے جس میں آدمی اس کی انتہائی شدت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے لگے یعنی زندگی پر موت کو ترجیح دے۔

شَقَاء: شین پر زبر ہے۔ سعادت کی ضد ہے جس کو بد بختی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[۲۵]

خزانہ نمبر ۱۰: اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی دُعا

وہ دُعا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ والوں کی محبت اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت جان و مال سے زیادہ اور شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی کی رغبت سے زیادہ عطا ہوتی ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہوئے اور جو بڑے فقیہ عالم اور حکیم تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی اور دمشق میں انتقال فرمایا۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ[۲۶]

ترجمۂ دُعا: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے، اور مانگتا ہوں وہ عمل جو آپ کی محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے زیادہ اور اہل و عیال سے زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دیجیے۔

---

۲۵ صحیح البخاری: ۹۳۹/۲ (۶۳۸۱)، باب التعوذ من جھد البلاء، المکتبة المظھریة
۲۶ جامع الترمذی: ۱۷۸/۲، باب من ابواب جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

پیاسا چاہے جیسے آبِ سرد کو
تیری پیاس اس سے بھی بڑھ کر ہو مجھ کو

فائدہ: اللہ والوں کی محبت ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اعمالِ صالحہ کی محبت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

خزانہ نمبر ۱۱: دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ[۲۷]

ترجمۂ حدیث: حضرت شہر ابن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی جب آپ کے گھر ہوتے تھے۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ[۲۸]

”اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو دین پر قائم رکھیے۔“ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

جو شخص اس دُعا کو مانگتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رہے گا جس کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

خزانہ نمبر ۱۲: الہامِ ہدایت اور نفس کے شر سے حفاظت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمۂ حدیث: حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۷؎ جامع الترمذی: ۳۶/۲، باب ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، ایچ ایم سعید
۲۸؎ جامع الترمذی: ۳۶/۲، باب ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، ایچ ایم سعید

وسلم نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو دعا کے یہ دو کلمے سکھائے جن کو وہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ [۲۹]

ترجمہ: اے اللہ! ہدایت کو مجھ پر الہام فرماتے رہیے یعنی ہدایت کی باتوں کو میرے دل میں ڈالتے رہیے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچاتے رہیے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

خزانہ نمبر ۱۳: برص، جنون، کوڑھ اور تمام بُرے امراض سے حفاظت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّیءِ الْاَسْقَامِ [۳۰]

ترجمۂ حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور تمام بُرے امراض سے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

آج کل کے زمانے میں جبکہ ہر روز نئے نئے مہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں، اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ تمام گناہوں سے بچنا چاہیے کیوں کہ نئی نئی بیماریاں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور گناہوں کو چھوڑنے کی تدبیریں کسی اللہ والے سے پوچھنا چاہئیں۔ اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے بچنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

خزانہ نمبر ۱۴: اللہ تعالیٰ سے معافی و مغفرت دلانے والی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [۳۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا منقول

---

[۲۹] جامع الترمذی: ۱۸۶/۲، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

[۳۰] سنن ابی داؤد: ۲۱۶/۱، باب فی الاستعاذۃ، ایچ ایم سعید

[۳۱] جامع الترمذی: ۱۹۱/۲، باب ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید

ہے کہ اے اللہ! آپ بہت زیادہ معاف فرمانے والے کریم ہیں، معاف فرمانے کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو معاف فرمادیجیے۔

بعض روایات میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ قدر میں بھی یہ دُعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے لہٰذا شبِ قدر میں اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

خزانہ نمبر ۱۵: عذابِ قبر و دوزخ اور مالداری و فقر کے شر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ [۳۲]

ترجمۂ حدیث: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے شر سے اور فقر کے شر سے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد و ترمذی نے۔

خزانہ نمبر ۱۶: ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی [۳۳]

ترجمۂ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا، تقویٰ کا، پاکدامنی کا اور مالداری کا۔

---

۳۲ کنز العمال: ۲/۲۰۶، (۳۷۷۸)، الباب الثامن الدعاء، مؤسسة الرسالة

۳۳ جامع الترمذی: ۲/۱۸۶، باب الدعوات، ایچ ایم سعید

استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے سات مدلل نسخے

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۱:

۱) ہر فرض نماز کے بعد الحاح (آہ وزاری) سے یہ دعا پڑھنا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾[۳۴]

ترجمہ وتفسیر از بیان القرآن: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجیے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمتِ خاصّہ عطا فرما دیجیے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہِ مستقیم پر ہم قائم رہیں) بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استقامت اور حسنِ خاتمہ کی درخواست کا بندوں کے لیے سرکاری مضمون نازل فرمایا ہے اور جب شاہ خود درخواست کا مضمون عطا فرمائے تو اس کی قبولیت یقینی ہوتی ہے لہٰذا اس دعا کی برکت سے استقامت اور حسنِ خاتمہ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور عطا ہو گا۔

تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے متعلق کچھ اہم نکتے تحریر کیے جا رہے ہیں جس کے پیش نظر اس دعا کا لطف کچھ اور ہی محسوس ہو گا۔

یہاں رحمت سے مراد استقامت علی الدین ہے:

قَالَ الْاٰلُوْسِیُّ اَلسَّيِّدُ مَحْمُوْدٌ بَغْدَادِیٌّ فِی الرُّوْحِ اَلْمُرَادُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اَلتَّوْفِيْقُ لِلْاِسْتِقَامَةِ عَلٰى طَرِيْقِ الْحَقِّ[۳۵]

اور وَهَبْ کے بعد لَنَا اور مِنْ لَّدُنْكَ دو متعلقات نازل فرما کر اصل مطلوب خاص یعنی نعمتِ استقامت اَلْمُعَبَّرِ بِالرَّحْمَةِ کا کچھ فاصلہ کر دیا۔ تَشْوِيْقًا لِّلْعِبَادِ تاکہ بندوں

۳۴ اٰل عمرٰن:۸

۳۵ روح المعانی:۳/۹۰،اٰل عمرٰن(۸)،داراحیاء التراث،بیروت

کے شوق میں اضافہ ہو۔ جیسے باپ چھوٹے بچے کو لڈو دکھا کر ہاتھ کچھ اوپر کر لیتا ہے تو بچہ شوق سے کودنے لگتا ہے۔ یہ قدرِ نعمت کا لطیف عنوان ہے۔

لفظ ہبہ سے کیوں تعبیر فرمایا؟ اس میں کیا حکمت ہے؟ بات یہ ہے کہ حسنِ خاتمہ اور استقامت علی الدین دونوں نعمتیں مترادف ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔ پس یہ دو عظیم الشان نعمتیں جن کی برکت سے جہنم سے نجات اور دائمی جنت عطا ہو جاوے یہ ہماری محدود زندگی کے ریاضات کا صلہ ہرگز نہیں ہو سکتی تھیں، اس لیے حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے بندوں کو اس اہم حقیقت سے مطلع فرمادیا کہ خبردار! اپنے کسی عمل کے معاوضہ کا تصور بھی نہ کرنا۔

یہ استقامت جس کو حسنِ خاتمہ لازم ہے یہ وہ عظیم اور غیر محدود دولت ہے جو دخولِ جنّت کا سبب ہے جس کا تم کوئی معاوضہ ادا نہیں کر سکتے کیوں کہ مثلاً اسّی برس کے نماز روزوں سے اسّی برس کی جنّت ملنے کا قانون اور ضابطہ سے جواز ہو سکتا تھا، لیکن ہمیشہ کے لیے غیر فانی حیات کے ساتھ جنّت کا عطا ہونا اور محدود عمل پر غیر محدود اجر و انعام صرف حقِ رابطہ اور عطائے حق ہے۔ پس لفظ ہبہ سے درخواست کرو کیوں کہ ہبہ بدون معاوضہ ہوتا ہے اور ہبہ میں واہب اپنے غیر متناہی کرم سے جو چاہے دے دے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اسی نکتہ کو بیان فرماتے ہیں:

وَفِیْ اِخْتِیَارِ صِیْغَةِ الْهِبَةِ اِیْمَاءٌ اَنَّ هٰذِهِ الرَّحْمَةَ اَیْ ذَالِكَ التَّوْفِیْقَ لِلْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الْحَقِّ تَفَضُّلٌ مَحْضٌ بِدُوْنِ شَائِبَةِ وُجُوْبٍ عَلَیْهِ تَعَالٰی شَانُهٗ

ترجمہ: اور صیغہ ہبہ سے تعبیر میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا کہ اس رحمت سے مراد وہ توفیقِ حق ہے جس کی برکت سے بندہ دین پر قائم رہتا ہے اور جو کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ان کا کرم ہے جس کو عطا فرمائیں۔ **اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** یہ معرضِ تعلیل میں ہے کہ تم کو ہم سے ہبہ مانگنے کا کیا حق ہے اور کیوں حق ہے کیوں کہ ہم بہت بڑے داتا اور بخشش کرنے والے ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں **اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** بہ معنیٰ **لِاَنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** ہے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۲

اس دُعا کا معمول بنالیں جو حدیث پاک میں ہے۔ استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے

کثرت سے پڑھتے رہیں:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

ترجمہ: اے زندہ حقیقی کہ جس کی برکت سے تمام کائنات قائم ہے اور ہر ذرّہ کائنات کا بقاء جس کے فیض پر منحصر ہے آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

یَا حَیُّ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ **اَزَلًا اَبَدًا وَّحَیَاۃُ کُلِّ شَیْءٍ بِہٖ مُؤَبَّدًا**۔ **حی** کے معنٰی ہیں جو ازل سے ابد تک حی ہو اور ہر شے کی حیات اس سے قائم ہو۔ **حی** اور **قیوم** میں اسمِ اعظم کا اثر ہے۔

یَا قَیُّوْمُ: اَیْ قَائِمٌ بِذَاتِہٖ وَیُقَوِّمُ غَیْرَہٗ بِقُدْرَتِہٖ، قیوم وہ ہے جو اپنی ذات سے قائم ہو اور تمام کائنات کو اپنی قدرتِ غالبہ کاملہ سے قائم رکھنے والا ہو۔

اَسْتَغِیْثُ: اَیْ اَطْلُبُ الْاِغَاثَۃَ وَاَسْئَلُ الْاِعَانَۃَ، طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے فریاد رسی کو اور اس کی اعانت کو۔[۳۶]

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا وِرد استقامت اور حسنِ خاتمہ کے لیے اور ہر بلا اور غم سے نجات کے لیے اکسیر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم اور صدمہ اور کرب واضطراب لاحق ہوتا تھا تو آپ اس وِرد کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

پوری عبارت متن حدیث:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَّقُوْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ[۳۷]

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ایک لمحہ بھی انسان نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۳۶؎ مرقاۃ المفاتیح: ۲۳۱/۵، باب الدعوات، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۳۷؎ کنز العمال: ۶۵۹/۲ (۵۰۰۲)، باب فی الدعاء، مؤسسۃ الرسالۃ

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ

ترجمہ و تفسیر از بیان القرآن: نفس تو ہر ایک کا بُری بات بتلاتا ہے بجز اس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے۔ جیسا کہ انبیاء کے نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں جن میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نفس بھی داخل ہے۔ خلاصہ یہ کہ میری عصمت میرا ذاتی کمال نہیں بلکہ رحمت و عنایتِ الٰہیہ کا اثر ہے۔

اَمَّارَۃٌ: کَثِیْرَۃُ الْاَمْرِ (لِلْمُبَالَغَۃْ) یہاں الف لام عَلَی السُّوْءِ لِلْجِنْسِ ہے۔ پس قیامت تک کے معاصی کے تمام انواعِ موجودہ اور مستقبلہ اس لفظ میں شامل ہیں کیوں کہ جنس انواع مختلف الحقائق پر مشتمل ہوتی ہے۔ پس وہ نئے نئے ایجادات و آلاتِ معاصی بھی اس سوء میں شامل ہو گئے جو قیامت تک ایجاد کیے جائیں گے۔

روح المعانی میں ہے کہ مَا رَحِمَ میں مَا مصدریہ، ظرفیہ، زمانیہ ہے۔ جس کی تفسیر یہ ہے کہ اِلَّا فِیْ وَقْتِ رَحْمَۃِ رَبِّیْ وَعِصْمَتِہٖ یعنی نفس ہر وقت بُرائی کی طرف راہ دکھاتا ہے، مگر جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے میں رہتا ہے نفس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے؎

گر ہزاراں دام باشد بر قدم
چوں تو بامائی نباشد ہیچ غم

ترجمہ: اگر ہزاروں گناہ کے جال ہر قدم پر ہوں، مگر اے خدا! آپ کی عنایت کے ہوتے ہوئے کوئی غم نہیں۔

رَحِمَ جو ماضی تھا مَا مصدریہ نے اسے مصدر بنا دیا۔ پس علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی کے مذکورہ مضامین سے معلوم ہوا کہ کسی کا نَفْس اگر ایک نَفَس بھی عصمتِ حق اور رحمتِ حق سے محروم ہو جاوے تو جس سوء میں بھی مبتلا ہو جاوے سب کا خوف ہے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۳: مسواک کرنا ہے

علامہ شامی ابنِ عابدین رحمۃ اللہ علیہ جلد ۱، صفحہ ۸۴ پر رقمطراز ہیں کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

صَلٰوۃٌ بِسِوَاکٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً بِدُوْنِ سِوَاکٍ[۳۸]

ترجمہ: مسواک کرنے والے وضو سے جو نماز ادا کی جائے گی اس کا ثواب ستّر گنا ان نمازوں سے زیادہ ہو گا جو بغیر مسواک والے وضو سے پڑھی جائیں گی۔

سنتِ مسواک کی برکت سے موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد آجائے گا۔

وَمِنْ مَنَافِعِہٖ تَذَکُّرُ الشَّھَادَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ رَزَقَنَا اللہُ تَعَالٰی ذَالِکَ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ[۳۹]

ترجمہ: اور مسواک کی سنت کے منافع میں سے موت کے وقت کلمۂ شہادت کا یاد آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرماویں اپنے احسان وکرم سے۔ آمین۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ بحوالہ شامی بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کو مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری حصہ کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔[۴۰]

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۴: ایمانِ موجودہ پر شکر ہے

یعنی ہر روز موجودہ ایمان پر شکر ادا کرنا، اور وعدہ ہے کہ

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ[۴۱]

اگر تم لوگ شکر ادا کرو گے تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور ضرور اضافہ کر دیں گے۔ پس ایمان پر شکرِ ایمان کی بقاء بلکہ ترقی کا ذریعہ ہے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۵: بد نظری سے حفاظت

بد نظری سے حفاظت پر حلاوتِ ایمانی عطا ہونے کا وعدہ ہے۔ اور حلاوتِ ایمانی جب

۳۸؎ مرقاۃ المفاتیح: ۸۲/۲ (۳۷۶)، باب السواک، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
۳۹؎ ردالمحتار علی الدر المختار: ۲۳۶/۱، باب سنن الوضوء، دار الکتب العلمیۃ
۴۰؎ ردالمحتار علی الدر المختار: ۲۳۴/۱، باب سنن الوضوء، دار الکتب العلمیۃ
۴۱؎ ابراھیم: ۷

دل کو ایک مرتبہ عطا ہو جاوے گی تو پھر کبھی واپس نہ لی جاوے گی۔ پس حسنِ خاتمہ کی بشارت اس عمل پر بھی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ[۴۲]

یہ حدیثِ قدسی ہے جس کی تعریف ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمائی ہے:

تعریف حدیثِ قدسی

هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يُبَيِّنُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَفْظِهٖ وَيُنْسِبُهٗ اِلٰى رَبِّهٖ[۴۳]

حدیثِ قدسی وہ ہے کہ جس کو نبی اپنے الفاظ سے بیان کریں اور نسبت اس کی حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف کریں۔

ترجمۂ حدیث: تحقیق نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھایا ہوا ایک تیر ہے، جس بندے نے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم لڑکی سے یا حسین لڑکے سے) محفوظ رکھا، اس کو ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

اور ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَّا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا[۴۴]

وارد ہے کہ حلاوتِ ایمانی جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر اس سے کبھی نہیں نکلتی، پس اس عمل پر بھی ایمان پر خاتمہ کی بشارت ثابت ہوگئی۔

یہ دولتِ حسنِ خاتمہ آج کل سڑکوں پر تقسیم ہو رہی ہے۔ نظر کی حفاظت کیجیے اور یہ

---

۴۲ کنز العمال: ۳۲۸/۵ (۱۳۰۶۸)، الفرع فی مقدمات الزنا والخلوۃ بالاجنبیۃ، مطبوعۃ: مؤسسۃ الرسالۃ، المستدرک للحاکم: ۳۴۹/۴ (۷۸۷۵)

۴۳ مرقاۃ المفاتیح: ۲۳۰/۱، کتاب الایمان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۴۴ مرقاۃ المفاتیح: ۴۷/۱، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

دولت حاصل کر لیجیے۔

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۶: اذان کے بعد کی دعا ہے

جس کو دعائے وسیلہ بھی کہتے ہیں۔ اذان کے کلمات کا جواب دیجیے۔ پھر جب اذان ختم ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر دعائے وسیلہ پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ[۴۵]

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یہ آخری جملہ مسند امام بیہقی میں ہے۔ اس دعا پر وعدہ ہے کہ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ، بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاوے گی اور جب اس دعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گی تو ملّا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

فَفِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی بَشَارَۃِ حُسْنِ الْخَاتِمَۃِ اس میں حسنِ خاتمہ کی بشارت موجود ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کافر کو نہیں مل سکتی۔[۴۶]

حسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر ۷: اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنا اور ان سے محبت کرنا صرف اللہ کے لیے

بخاری شریف کی دو روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ اس عملِ مذکور سے حسنِ خاتمہ کا فیصلہ مقدر ہو جاتا ہے۔

روایت نمبر ۱: اہلِ ذکر یعنی صالحین اور اہل اللہ کی شان میں حدیث وارد ہے کہ ایک شخص

۴۵؎ صحیح البخاری: ۸۶/۱ (۶۱۸)، باب الدعاء عند النداء، المکتبۃ المظھریۃ

۴۶؎ مرقاۃ المفاتیح: ۱۶۳/۲، باب الاذان، دار الکتب العلمیہ، بیروت

مجلسِ ذکر میں صالحین اور اہل اللہ کے مجمع میں کسی حاجت سے جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے ان ذاکرین کی مغفرت کا اعلان فرمایا۔ تو ایک فرشتے نے کہا کہ یااللہ! مگر فلاں شخص تو کسی ضرورت سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا اور وہ خطاکار بھی ہے۔ ارشاد ہوا کہ **هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ**[۴۷] یہ ایسے مقبولانِ حق ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم اور شقی نہیں رہ سکتا **وَلَهٗ قَدْ غَفَرْتُ** میں نے اس کو بھی بخش دیا۔

حضرت ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ **اِنَّ جَلِيْسَهُمْ يَنْدَرِجُ مَعَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَتَفَضَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ عَلَيْهِمْ اِكْرَامًا لَّهُمْ**[۴۸]

ترجمہ: تحقیق اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والا ان ہی کے ساتھ درج ہو جاتا ہے تمام ان نعمتوں میں جو ان پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ اہل اللہ کا اکرام ہے (جیسے معزز مہمان کے ساتھ ان کے ادنیٰ خدّام کو بھی اعلیٰ نعمتیں ان کی خاطر دے دی جاتی ہیں۔)

آگے علامہ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الذِّكْرَ الْحَاصِلَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَعْلٰى وَاَشْرَفُ مِنَ الذِّكْرِ الْحَاصِلِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ لِحُصُوْلِ ذِكْرِ الْاٰدَمِيِّيْنَ مَعَ كَثْرَةِ الشَّوَاغِلِ وَوُجُوْدِ الصَّوَارِفِ وَصُدُوْرِهٖ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ بِخِلَافِ الْمَلٰئِكَةِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ[۴۹]

ترجمہ: انسان کا ذکر افضل ہے ملائکہ کے ذکر سے، کیوں کہ انسان ہزاروں افکار اور مصروفیات میں گھرا ہوا ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا اور ملائکہ کو ذکر کے علاوہ کوئی فکر اور مصروفیت نہیں ہے۔ اور ملائکہ عالمِ شہادت میں یعنی حق تعالیٰ کو دیکھ کر یاد کرتے ہیں اور انسان عالمِ غیب میں یاد کرتا ہے۔ مولانا اسعد اللہ صاحب محدث سہارنپوری نے خوب فرمایا۔

گو ہزاروں شغل ہیں دن رات میں
لیکن اسعدؔ آپ سے غافل نہیں

---

۴۷ صحیح البخاری: ۹۴۸/۱ (۶۴۴۳)، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، المکتبۃ المظھریۃ

۴۸ فتح الباری: ۲۱۳/۱۱، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، دار المعرفۃ، بیروت

۴۹ تقدّم تخریجہ

احقر راقم الحروف کا شعر ہے۔

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

دوسری روایت: بخاری و مسلم میں ہے کہ تین خصائص جس میں ہوں گے وہ ان کی برکت سے ایمان کی حلاوت پائے گا:

۱) جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲) جو کسی بندہ سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔

۳) اور جو ایمان عطا ہونے کے بعد کفر میں جانا اتنا ناگوار سمجھے جیسا کہ آگ میں جانا۔

ایمان پر خاتمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت کرنا ایک عظیم ذریعہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ محبت اللہ والوں ہی کے ساتھ اعلیٰ اور کامل درجہ کی ہوتی ہے۔ پس اس کا کامل نسخہ کسی اللہ والے سے محبت کرنا ہے۔

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ جلد، صفحہ ۷۴ پر تحریر کرتے ہیں کہ ایمان کی حلاوت جب ایک مرتبہ عطا ہو جاتی ہے تو کبھی واپس نہیں لی جاتی۔ (یہ شاہی عطیہ ہے، شاہِ کریم عطیہ دے کر کبھی واپس نہیں لیا کرتا ہے) پس اللہ والوں کی محبت سے حلاوتِ ایمانی کا عطا ہونا اور اس پر حسنِ خاتمہ کا عطا ہونا نہایت واضح ہو گیا۔

اللہ والی محبت کی پانچ شرطیں

حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت خالص اللہ والی جب ہوتی ہے کہ

لَا یُحِبُّہٗ لِغَرَضٍ وَّلَا عِوَضٍ وَّلَا عَرَضٍ وَّلَا یَشُوْبُ مَحَبَّتَہٗ حَظٌّ دُنْیَوِیٌّ وَّلَا اَمْرٌ بَشَرِیٌّ [۵۰]

۵۰ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۷۵، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ

۱) یہ محبت غرض سے نہ ہو۔

۲) معاوضہ مطلوب نہ ہو۔

۳) سامانِ دنیوی مطلوب نہ ہو۔

۴) دنیوی لطف مطلوب نہ ہو۔

۵) بشری تقاضے سے پاک ہو۔

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات

۱) اِسْتِلْذَاذُ الطَّاعَاتِ

عبادات میں لذّت ملتی ہے۔

۲) اِیْثَارُهَا عَلٰی جَمِیْعِ الشَّهَوَاتِ

تمام خواہشات پر طاعات کو ترجیح دیتا ہے۔

۳) تَحَمُّلُ مَشَاقٍّ فِیْ مَرْضَاةِ اللهِ

اپنے رب کو راضی کرنے میں ہر تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

۴) تَجَرُّعُ الْمَرَارَةِ فِی الْمُصِیْبَاتِ

ہر مصیبت میں صبر و رضا کا گھونٹ پی لیتا ہے۔

۵) اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ فِیْ جَمِیْعِ الْحَالَاتِ[۵۱]

ہر حال میں اپنے مولیٰ کی قضاء پر راضی رہتا ہے۔ اعتراض اور شکایت نہیں کرتا، نہ زبان سے نہ قلب میں۔

وعظ محاسنِ اسلام میں ہے کہ ہندو آریوں نے جب سارے مسلمانوں کو ہندو مذہب میں لانے کی تحریک چلائی تو وہ لوگ جو اللہ والوں سے تعلق رکھتے تھے ان کو سخت مایوس کرتے

۵۱ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۴۷، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ

تھے۔ چناں چہ کانپور میں ایک موقع پر کسی نے کہا کہ اتنے جوتے سر پر لگاؤں گا اگر تم نے اسلام کے خلاف کوئی بات کی۔ تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ ہم مولانا گنگوہی کے مرید ہیں۔ اور دہلی کے آریہ مرکز کے دفتر میں رپورٹ آئی کہ ہمارا اثر ان لوگوں پر بالکل نہیں ہوا جو کسی اللہ والے سے تعلق رکھتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

ایک زمانہ اولیاء اللہ کی صحبت سو سال کی اخلاص کی عبادت سے اس لیے افضل ہے کہ ان کی صحبت سے ایسا یقین اور ایمان عطا ہوتا ہے کہ جو مرتے دم تک سلب نہیں ہوتا۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ صحبتِ اہل اللہ سے قلب میں ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جس سے خروج عن الاسلام کا احتمال نہیں رہتا۔ خواہ فسق و فجور ہو جائے، مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، مردودیت تک نوبت نہیں پہنچتی۔ لیکن اس کے برعکس ہزار برس کی عبادت شیطان کو مردود ہونے سے نہ روک سکی۔ یہی معنیٰ ہیں اس شعر کے ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

کیوں کہ ظاہر ہے کہ ایسی چیز جو مردودیت سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دے وہ ہزار سال کی اس عبادت سے بڑھ کر ہے جس میں یہ اثر نہ ہو۔[۵۲]

الحمد للہ تعالیٰ کہ حسنِ خاتمہ کے یہ سات نسخے بیان ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی ہم سب کو توفیق بخشیں۔ قارئین کرام سے یہ ناکارہ دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اس ناکارہ کو بھی حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت سے استقامت اور حسنِ خاتمہ کی دولت عطا فرماویں، آمین۔

---

۵۲ ملفوظاتِ حسن العزیز: ۱۵، مطبوعہ ملتان

نمازِ استخارہ

جب کسی امر میں تردّد ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں تو نمازِ استخارہ پڑھ کر دُعائے استخارہ کرلے۔ پھر جو بات دل میں جم جائے اس پر عمل کرلے۔ نمازِ استخارہ کا سات بار پڑھنا علّامہ شامی نے بروایتِ حضرت انس رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مشورہ کرکے کام کرے تو ندامت نہ ہوگی اور جو شخص استخارہ اپنے ربّ سے کرلے تو ناکامی نہ ہوگی، اور اپنے ربّ سے استخارہ نہ کرنا بد بختی اور بد نصیبی ہے۔

نوٹ: استخارہ میں خواب نظر آنا یا داہنے بائیں کوئی حرکت ہونا کچھ ضروری نہیں، بس دل میں جو خیال غالب ہوجائے اسی پر عمل کرلے۔

کہیں منگنی کرے یا شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو استخارہ کیے بغیر نہ کرے۔ ان شاء اللہ کبھی اپنے کام پر پشیمانی نہ ہوگی۔

استخارہ کا طریقہ

دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر خوب دل لگا کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ[۵۳]

جب ھٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے تو اپنے کام کا دھیان کرلے۔ اگر تردّد رفع نہ ہو تو سات دن تک استخارہ کرتا رہے۔ اگر جلدی ہو تو ایک ہی مجلس میں سات مرتبہ دو دو نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھ لے۔

۵۳؎ صحیح البخاری: ۹۴۴/۲، باب الدعاء عند الاستخارۃ / جامع الترمذی: ۱۰۹/۱، باب ماجاء فی صلوٰۃ الاستخارۃ

نمازِ توبہ

اگر کوئی بات خلافِ شرع ہو جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑ گڑا کر اس سے توبہ کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ روتے ہوئے معافی مانگے۔ حدیث میں ہے کہ روئے اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل ہی بنالے اور آیندہ کے لیے پختہ ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اس سے بفضلِ کریم وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا قول بحوالہ تنبیہ الغافلین نقل کیا ہے کہ ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ کثرت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھتا رہے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے ایمان کے باقی رہنے کی دُعا کرتا رہے اور اپنے کو گناہوں سے بچاتا رہے، اس لیے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ گناہوں کی نحوست سے ان کا ایمان سلب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان سے بوقتِ انتقال کلمہ نہیں نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک قفل سا دل پر لگا ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان کی والدہ ناراض ہیں۔ اپنی ماں کو ستایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کو بلایا اور سمجھایا کہ اگر تمہارے لڑکے کو کوئی آگ میں ڈالے تو کیا تم اس کی سفارش کرو گی؟ کہا: ’’ہاں!‘‘ فرمایا کہ تم اس کو معاف کر دو۔ اس نے معاف کر دیا۔ معاف کرتے ہی اس نوجوان کے منہ سے کلمہ ادا ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ جو کلمہ کو اخلاص سے پڑھے گا جنّت میں جائے گا۔ عرض کیا گیا کہ اخلاص سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

فائدہ: حرام کاموں سے بغیر توبہ مرنے پر بداعمالیوں کی سزا بھگت کر جنت ملے گی، مگر یہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف ہی فرمادیں۔ لیکن حرام اعمال کا ایک اثر جو اوپر بیان ہوا کہ ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اس لیے اعمالِ حرام سے بچنے کا اہتمام شدید ضروری ہے۔

حکایت: ایک شخص سے مرتے وقت توبہ کا لفظ نہیں نکل رہا تھا، ہر کوئی اُس کو توبہ کرنے کے لیے کہہ رہا تھا مگر اُس شخص نے کہا کہ میرے منہ سے ہر لفظ نکل رہا ہے دوا پلاؤ، بسکٹ دو، چائے لاؤ، کھانا دو لیکن یہ جو لفظ تم بول رہے ہو ”ت، و، ب، ہ“ (توبہ) یہ میرے منہ سے نہیں نکل رہا اور اسی حالت میں مر گیا اور دوسرے تمام الفاظ نکل رہے تھے۔ یہ واقعہ حال کا ہے۔ یہ مسلسل گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا اور توبہ نہ کرتا تھا، اسی کی نحوست سے مرتے وقت توبہ نصیب نہ ہوئی۔

نمازِ حاجت

جب کوئی خاص ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی انسان سے ہو تو اوّلاً وضو سنت کے مطابق کرے، پھر نماز دو رکعت خوب اطمینان وسکون سے پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ذیل کم از کم ایک مرتبہ یا زیادہ جس قدر پڑھنا چاہے پڑھے اور اپنی خاص حاجت کے لیے بھی دعا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ[۵۴]

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم وکریم ہیں (اَلْحَلِيْمُ الَّذِيْ لَا يُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَةِ اَلْكَرِيْمُ الَّذِيْ يُعْطِيْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّمِنَّةٍ حلیم ہے وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے، اور کریم ہے وہ ذات جو بدونِ اِستحقاق اور قابلیت عطا کرے) پاک ہے اللہ جو عرشِ اعظم کا ربّ ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ربّ العالمین کے لیے خاص ہے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے اِرادوں کا اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا اور ہر بُرائی سے سلامتی کا، ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیے، مگر

۵۴؎ جامع الترمذی: ۱۰۹،۱۰۸/۱، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، ایچ ایم سعید

بخش دیجیے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھیے مگر اُس کو دور فرمادیجیے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں، اس کو پوری کر دیجیے، اے ارحم الراحمین۔

عظیم الشان وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰى بِغَيْرِ حِسَابٍ نازل ہوئی تو عرش سے معلّق ہوکر فریاد کی کہ کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرمارہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گے۔ ارشاد فرمایا کہ قسم ہے میری عزت وجلال اور ارتفاعِ مکان کی کہ جو لوگ ہر نمازِ فرض کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمائیں گے اور جنت الفردوس میں جگہ دیں گے اور ہر روز ستّر مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور اس کی ستّر حاجتیں پوری کریں گے، جس کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔[۵۵]

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ اس کے دُشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کریں گے۔

الحمد شریف، آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾[۵۶]

پھر یہ پڑھے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ

---

۵۵ کنز العمال: ۲/۲۷۹(۵۰۵۶)، باب فی الدعاء، مؤسسۃ الرسالۃ

۵۶ اٰل عمران: ۱۸، ۱۹

الَّيۡلَ فِي النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيۡلِ ۫ وَتُخۡرِجُ الۡحَيَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَيِّ ۫ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ [۵۷]

ضروری انتباہ

جس طرح خمیرۂ مروارید کا پورا فائدہ اس شخص پر مرتب ہوتا ہے جو زہر کھانے سے احتیاط کرتا ہے۔ اسی طرح ان فضائل کا مکمل نفع اُن ہی کو ہوتا ہے جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اگر کبھی احیاناً خطا ہوگئی تو فوراً استغفار و توبہ سے اس کی تلافی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان اوراد و وظائف کے نفع کامل کے لیے گناہوں سے بچنے کا اہتمام اشد ضروری ہے۔

العارض

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

❖❖❖❖

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے

اللہ جل جلالہٗ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

۵۷؎ اٰل عمرٰن: ۲۶،۲۷

معمولات برائے سالکین

۱) تلاوتِ قرآنِ پاک... ایک پارہ

۲) مناجاتِ مقبول... ایک منزل

۳) ہر عمل میں سنّت کی اتباع

۴) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ... سو مرتبہ

لَا اِلٰہَ پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لَا اِلٰہ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور اِلَّا اللّٰہ پر سوچیں کہ اللہ کا نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللہ میں کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

۵) اَللّٰہ اَللّٰہ... سو مرتبہ

پہلے اللہ پر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا واجب ہے۔ یہ سوچیں کہ ایک زبان منہ میں ہے اور ایک زبان دل میں ہے۔ زبان اور دل دونوں سے اللہ نکل رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے، دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔

۶) استغفار... ایک سو بار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

۷) درود شریف... ایک سو بار صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

۸) ”بہشتی زیور“ کا ساتواں حصہ اور احقر کی تصنیف ”روح کی بیماریاں اور ان کا علاج“ کا مطالعہ۔

نوٹ: تحمل سے زیادہ وظائف پڑھنا سخت مضر ہے، لہٰذا جب تھکاوٹ محسوس ہو فوراً وظیفہ بند کر دیں اور جس قدر آسانی سے وظیفہ پڑھ سکیں اتنا ہی کافی ہے۔ اور چھ گھنٹے سونا (دن رات میں ملا کر) ضروری ہے۔ نیند کم آئے تو فوراً طبیب سے رجوع کریں اور وظیفہ ملتوی کریں ورنہ خشکی بڑھ جائے گی۔

معمولات برائے خواتین

۱) تلاوتِ قرآنِ پاک... ایک پارہ

۲) مناجاتِ مقبول... ایک منزل

۳) ہر عمل میں سنّت کی اتباع

۴) سُبْحَانَ اللّٰہ...سو مرتبہ

۵) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ... ایک سو بار

لَا اِلٰہَ پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لَا اِلٰہ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور اِلَّا اللّٰہ پر سوچیں کہ اللہ کا نور میرے دل میں داخل ہورہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللہ میں کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

۶) استغفار...ایک سو بار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْن

۷) درود شریف...ایک سو بار صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

۸) ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ اور احقر کی تصنیف ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' کا مطالعہ اور بہشتی زیور کے چوتھے حصے میں میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ کا مطالعہ۔

نوٹ: تحمل سے زیادہ وظائف پڑھنا سخت مضر ہے، لہٰذا جب تھکاوٹ محسوس ہو فوراً وظیفہ بند کردیں اور جس قدر آسانی سے وظیفہ پڑھ سکیں اتنا ہی کافی ہے۔ اور چھ گھنٹے سونا (دن رات میں ملاکر) ضروری ہے۔ نیند کم آئے تو فوراً طبیب سے رجوع کریں اور وظیفہ ملتوی کریں ورنہ خشکی بڑھ جائے گی۔

حدیث پاک کے مطابق انسان کے لیے ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت عافیت ہے۔ عافیت کا مطلب ہے کہ انسان ہر قسم کی تکلیف، غم اور پریشانی سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ کا دین اسلام اور ایمان انسان کو دونوں جہاں کی سلامتی اور امن عطا کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام میں ایسے طریقے اور دعائیں بیان فرمائی ہیں جن کی برکات سے انسان بے شمار انواع و اقسام کی مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ''قرآن وحدیث کے انمول خزانے'' میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں درج متعدد ایسی دعائیں ذکر فرمائی ہیں جو انسان کو روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے بے شمار حادثات، پریشانیوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ حضرت اقدس نے ان دعاؤں کو نقل فرما کر گویا دریا کو کوزے میں بند فرما دیا ہے۔ ان دعاؤں کی افادیت کے پیش نظر ہر ایک کو انہیں اپنے روزمرہ کے معمولات میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔

www.khanqah.org

AT023

ناشر

کتب خانہ مظہری